Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۹ وفا ۱۳۵۳ ہش ۱۹ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اپنے ربّ کے نام کی تسبیح کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو عید الفطر کا خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارا مربّی، میں تمہارا محسن ہوں جیسے تم نے اپنے جسم کو مصفّی و مطہر بے عیب بنا کر نکلنے کی کوشش کی ہے ویسے ہی تم اپنے رب کے نام کی بھی تسبیح کرتے ہوئے نکلو اور دنیا پر اس کا بے عیب ہونا ظاہر کرو ادنیٰ مرتبہ تو یہ ہے کہ مومن اپنی زبان سے کہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

پھر وہ کلمات جن سے میں نے اپنے خطبہ کی ابتداء کی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اس میں بھی اسی کی کبریائی کا بیان ہے۔ پھر اس سے ایک اعلیٰ مرتبہ ہے وہ یہ کہ تسبیح دل سے ہو کیونکہ یہ جناب الٰہی کے قرب کا موجب ہے۔ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور فرماتا ہے کہ وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ پس ضرور ہے کہ یہ تسبیح جو کریں تو دل کو مصفّا کر کے کریں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ کے فعل پر ناراض نہ ہوں اور یہ یقین کریں کہ جو کچھ خدا کرتا ہے بھلا ہی کرتا ہے۔ اور جو کچھ کرے گا وہ بھی ہماری بھلائی و بہتری کے لئے کرے گا۔ ہمارے مربّی و محسن پر اللہ رحم فرمائے کہ اس نے میرے کانوں میں اچھی آواز پہنچائی اور مجھے مشق کے لئے یہ شعر لکھ دیا ہے

سرنوشتِ ما بدستِ خود نوشت
خوش نویس است و نخواہد بد نوشت

("خطبات نور" جلد دوم ص ۱۲۵)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ اظہارِ سچّائی کے لئے مجدّدِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچّائی کو دوبارہ دنیا میں لائے

اس فخر میں ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّدِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولا اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص ۲۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

لوگوں کی اصلاح طلبی کیلئے کمال درجہ دلسوزی

مامورین الٰہی کے جو واقعات الہامی کتب اور دیگر کتب تواریخ میں بیان ہوئے ہیں وہ اس امر پر شاہد ہیں کہ دنیا میں ان کے آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اُس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے سامنے ہوتا ہے اور اسے پورا کرنے میں وہ کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔

ہر چند کہ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کی دعوت کو قبول کریں تاہم اس عظیم الشان مقصد کے پیشِ نظر جو اُن کے سامنے ہوتا ہے وہ دعوت قبول کرنے والوں کی تعداد کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک اہمیت اس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ جو لوگ ان کی دعوت کو قبول کریں وہ محض نام کے مومن نہ ہوں بلکہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ کو شناخت کرکے گناہ آلود زندگی سے نجات پائیں اور اُس راہ سے بچ کر جو جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے جنت اور امن و سلامتی کی راہ پر گامزن ہوں۔ سو ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ بھی ان کی دعوت قبول کریں وہ تعداد میں کتنے ہی کم اور تھوڑے کیوں نہ ہوں وہ ایسے پاک طینت اور نیک سرشت ہوں کہ جو تمام تر کوشش اس امر کی کریں کہ ان کے دلوں میں تقوٰی پیدا ہو اور وہ خدا تعالیٰ اور اُس کی خوشنودی کو ہر چیز پر مقدم رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں اسی لئے بھیجے گئے تھے کہ آپ لوگوں کو گناہ سے بچنے کی نہ صرف راہ بتائیں بلکہ انہیں گناہ آلود زندگی سے نجات دلا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق قائم کر دکھائیں اس لئے آپ کو اِس فکر سے بار بار واسطہ پڑتا تھا کہ لوگ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں یا نہیں۔ یہ خاص امر ہر وقت فکر مند اور متفکر رکھتا تھا کہ جو لوگ بھی آپ کی دعوت کو قبول کر چکے ہیں یا آئندہ کریں وہ محض نام کے مومن نہ ہوں بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلی کرکے اُس غرض کو پورا کرنیوالے ہوں جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں بھیجا ہے۔ آپ کی اس فکرمندی کا اندازہ ان بیش بہا نصائح سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو آپ بالعموم اپنے اصحاب کو اور خاص طور پر نئے بیعت کنندگان کو فرمایا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۴ مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر لاہور میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعوٰی کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔ اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور سے جماعت کی تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے۔ کیا خطوط سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلۂ بیعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے۔ لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل ہونی چاہیئے اور اس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کرکے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعثِ عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کرکے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۳، ۳۳۴)

اِس حقیقت کے پیش نظر آپ اِس بارے میں اکثر فکرمند رہتے تھے۔ فکر آپ کو یہ لاحق رہتا تھا کہ کہیں آپ کے متبعین میں چھوٹی چھوٹی بشری کمزوریاں بڑھتے بڑھتے انہیں خدا تعالیٰ سے غافل کرکے دنیا میں ضرورت سے زیادہ انہماک کا موجب نہ بن جائیں۔ اِسی لئے آپ اکثر و بیشتر رو بخدا رہنے کی نہایت مؤثر طریق پر تلقین فرماتے رہتے تھے۔ اسی لئے آپ نے اُس روز بھی اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت دلسوزی کے رنگ میں فرمایا:۔

"میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔ ...... اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ یہ ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے، اب اَور کون ہے جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم کر سکے۔ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پُرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دُنیوی کی کچھ حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دُوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دُور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اُس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابلِ اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک اِن باتوں کا ذرہ بھی موجود ہے اندیشہ ہے اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبطِ اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابلِ اطمینان نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

لوگوں کی اصلاح طلبی کے لئے مامورین الٰہی کی یہ کمال درجہ دلسوزی، پُر درد نصائح اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو ان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ عام واعظین اور اللہ تعالیٰ کے مامورین میں یہی فرق ہوتا ہے۔ عام واعظین اپنی نصیحت کو عمومی تلقین ہی تک محدود رکھتے ہیں جبکہ مامورین الٰہی لوگوں کی اصلاح طلبی کی خاطر اندر ہی اندر گھل رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کو عمومی تلقین تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ دن اور رات اسی دُھن میں لگے رہتے ہیں کہ خدا کی بھٹکی ہوئی مخلوق اُسکے آستانہ پر آ جھکے اور شیطان کی غلامی سے نجات پا کر خدا ہی کی ہو رہے۔ دن ان کا وعظ و نصیحت میں گزرتا ہے اور رات پُر درد و پُر سوز دعاؤں میں۔ یہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو لوگوں کے دِلوں کو بدل کر رکھ دیتی ہیں اور وہ اَور ہی قسم کی مخلوق بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ فرقان ہی ان کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہوتی ہے اور سب سے زیادہ حفاظت وہ اپنی اِس سب سے زیادہ قیمتی متاع کی ہی کرتے ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد یحییٰ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

قرآن کریم کی بے نظیر شان کا ظہور

محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ انچارج مشن فجی

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا۔

برادران! حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور پیروی کی برکت اور فیض سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہدی آخر زمان اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کا کلمہ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہے اور جس طرح دل و جان سے آپ اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں اسی طرح آپ خدا کے کلام قرآن کریم کے عاشق ہیں اور قرآن کریم کی خدمت کرنا اور اس کی پاک اور پُر حکمت تعلیم کو دنیا میں محبت، پیار اور دلائل کے ساتھ مؤثر انداز سے پھیلانا آپ کی زندگی کا اولین مقصد تھا۔ چنانچہ قرآن کریم سے دلی پیار کا اظہار آپ اپنے اردو منظوم کلام میں یوں فرماتے ہیں:۔

۱۔ دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

۲۔ قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

۳۔ یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پھر اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں:۔

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

یعنی اے غافل انسان! قرآن کریم کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جا۔ اس سے پیشتر کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص دنیا سے رخصت ہوا۔

آپ امت محمدیہ کے وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے برملا اعلان فرمایا کہ قرآن وہ بے نظیر کتاب ہے جو ظاہری اور باطنی لحاظ سے بالکل محفوظ ہے اور اس کے سارے حکم ہمیشہ کے لئے قابل عمل ہیں اور اس کا کوئی حکم کوئی آیت اور کوئی شعشہ منسوخ نہیں

آپ ہی وہ مرد خدا ہیں جنہوں نے تمام شکوک اور اعتراضات کو دلائل کے ساتھ رد کیا جو غیروں کی طرف سے قرآن کریم پر کئے جاتے تھے۔ آپ نے قرآن کریم کی بے نظیر تعلیم کو روشن کرنے کے لئے عربی اور اردو زبانوں میں اسی سے بھی زیادہ شاندار کتب تصنیف فرمائیں اور قرآن کریم کے چہرہ کو مزین کر کے دکھایا اور دنیا پر حجت تمام کی۔ آپ ہی وہ مطہر وجود ہیں جنہوں نے قرآن کی بے نظیر علمی شان ثابت کر کے دکھائی اور بتایا کہ جس طرح صحیفۂ فطرت کے خزانے دن بدن نئے سے نئے رنگ میں ظاہر ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچا رہے ہیں اسی طرح خدا کے کلام قرآن کریم کے علوم بھی غیر محدود ہیں مگر ان کا انکشاف ضرورت کے مطابق رفتہ رفتہ ہوتا ہے اور جس طرح مادی دنیا کے اسرار عام لوگوں کے عقل و فہم سے دور ہیں اور صرف بڑے بڑے ماہر سائنس دان ہی ان اسرار تک پہنچتے اور ان کو ظاہر کرتے ہیں اسی طرح قرآن کریم کی گہرائیوں میں سے نئے نئے موتی اور ہیرے اور جواہرات نکال کر دنیا کے سامنے لانے کے لئے بھی روحانی باکمال مطہر وجودوں کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں موجودہ زمانہ میں قرآن کریم کے علوم اور روحانی خزائن کو ظاہر کروں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"کھلا کھلا اعجاز قرآن کریم کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو یا پارسی یوروپین ہو یا امریکن یا کسی ملک کا ہو ملزم و ساکت اور لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ اے بندگانِ خدا! یقیناً دیکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔"

(ازالہ اوہام)

پھر آپ قرآن کریم سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بڑا احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

برادران! حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ فعال جماعت آپ کی ہدایات کے ماتحت میدان عمل میں اتر چکی ہے اور اپنے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں ایک وسیع پروگرام بنا کر دنیا کے کونے کونے میں قرآن کی روشنی پھیلا کر دنیا کو منور کر رہی ہے آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے عظیم الشان مقاصد اور خواص

بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ "قرآن کریم کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے اور اس کی ذات کے لیے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔"

۲۔ "دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتداء کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرۂ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب بیان کرتا ہے۔"

۳۔ "تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اس کی رحمت عامہ کا بیان کرنا ہے۔"

۴۔ "چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔"

۵۔ "پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔"

۶۔ "چھٹا مقصد۔ قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیر اللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔"

۷۔ "ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر ایک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی کی طرف سے قرار دینا اور تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لیے تاکید کرنا۔"

۸۔ "آٹھواں مقصد۔ قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرنا ہے اور پھر اس کی طلب کے لیے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرع سے اس کو طلب کریں۔"

۹۔ "نواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا تعالیٰ کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمعیت پکڑیں۔"

۱۰۔ "دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے۔ جن پر خدا کا غضب ہوا یا جو راستہ بھول کر انواع و اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۹ تا ۴۹۲ حاشیہ ۱۱)

۱۱۔ "قرآن کریم کے اتارنے سے اللہ جل شانہ کا یہ مقصد تھا کہ وہ تمام بنی آدم اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور اسلام کی پوری شکل اور پوری عظمت بنی آدم پر ظاہر ہو اور اس کے ظہور کا وقت بھی آ پہنچا تھا۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لیے جو قیامت تک آنے والے تھے۔ ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا اور ہر ایک درجہ کی استعداد کے لیے افادہ اور افاضہ کا دروازہ کھول دیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۲۵)

۱۲۔ "اس (قرآن کریم) کے تمام معارف یعنی گیان کی باتیں اور وصایا اور وسائل کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو ان کی طبعی حالتوں سے جو وحشیانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں اخلاقی حالتوں تک پہنچاوے اور پھر اخلاقی حالتوں سے روحانیت کے ناپیدا کنار دریا تک پہنچاوے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵)

۱۳۔ "تا ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے۔ اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے۔ اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۹)

۱۴۔ "قرآن شریف ..... کی صدہا روحانی خاصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچے پیرو اس کے ظلی طور پر انعامات پاتے ہیں اور تا دم مرگ رحمت اور برکت ان کے حال ہوتی ہے۔ سو یہ خاکسار اسی آفتاب حقیقت سے فیض یافتہ اور اسی دریائے معرفت سے قطرہ بردار ہے۔"

(سخنۂ حق صفحہ ۴۷)

۱۵۔ "قرآن کریم وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں کی صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر قرآن کریم کو حاصل ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۳۰)

مرتبہ
مولوی محمد انیس الرحمن صاحب
مربی سلسلہ احمدیہ
ربوہ

سُورۃ فاتحہ کا ایک بزرگ خاصہ

قرآن کریم کی برکات کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف میں ایک اور خاصہ بزرگ پایا جاتا ہے کہ جو اس کلام پاک سے خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا دل کو صاف کرتا ہے اور ظلماتی پردوں کو اٹھاتا ہے اور سینے کو منشرح کرتا ہے اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار اور آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو مقربان حضرت احدیت میں ہونی چاہئیے۔ اور جن کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے حاصل نہیں کر سکتا۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۸)

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

حضرت سعدؓ بن عبادہ اور قریش مکّہ

عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو بیعت کی۔ قریش مکّہ کو اس کی بھنک پڑ گئی۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری اپنی تصنیف رحمۃ للعالمین میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قریش کو دن نکلنے کے بعد کچھ بھنک سی معلوم ہوئی وہ اہل یثرب کی تلاش میں نکلے لیکن ان کا قافلہ صبح ہی روانہ ہو چکا تھا۔ قریش نے سعدؓ بن عبادہ اور منذرؓ بن عمرو کو وہاں پایا۔ منذرؓ تو بھاگ گیا اور ان کے ہاتھ نہ آیا مگر سعدؓ بن عبادہ کو انہوں نے پکڑ لیا۔ اس کی سواری کے اونٹ کا تنگ کھول کر اس کی مشکیں باندھیں۔ مکّہ میں لا کر اسے مارتے اور اس کے سر کے لمبے لمبے بال کھینچتے تھے۔ یہ سعدؓ بن عبادہ وہی ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ۱۲ اشخاص میں سے ایک نقیب ٹھہرایا تھا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ جب قریش انہیں زد و کوب کر رہے تھے تو ایک سُرخ و سفید شیریں شمائل شخص انہیں اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس قوم میں کسی شخص سے مجھے بھلائی ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہوگا۔ جب وہ میرے پاس آ گیا تو اُس نے نہایت زور سے منہ پر طمانچہ لگایا۔ اسی وقت مجھے یقین آگیا کہ اُن میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس سے امید خیر کی جا سکے۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا۔ اُس نے میرے حال پر ترس کھایا اور کہا کیا قریش کے کسی بھی شخص کیساتھ تجھے حق ہمسائیگی حاصل نہیں اور کسی سے بھی تیرا عہد و پیمان نہیں؟ میں نے کہا ہاں جبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ جو عبد مناف کے پوتے ہیں وہ تجارت کے لئے ہمارے ہاں جایا کرتے ہیں اور میں نے بارہا ان کی حفاظت کی ہے۔ اس نے کہا پھر انہی دونوں کے نام کی دُہائی تجھے دینی اور اپنے تعلّقات کا اعلان کرنا چاہیئے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہی شخص اُن دونوں کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا کہ خزرج کا ایک آدمی پٹ رہا ہے اور وہ تمہارا نام لے کر تمہیں پکار رہا ہے۔ ان دونوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا سعدؓ بن عبادہ۔ وہ بولے ہاں اس کا ہم پر احسان بھی ہے۔ انہوں نے آکر سعدؓ بن عبادہ کو چھڑا دیا اور یہ ثابت قدم بزرگ یثرب کو سدھار گیا"۔

(رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ جون ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا۔
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب۔
" مرزا غلام احمدؐ صاحب۔
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب۔
" مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی
" سردار نور احمدؐ مرتضیٰ صاحب۔
" ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
" رشید احمدؐ صاحب چغتائی ربوہ۔
جماعت احمدیہ سرگودھا شہر۔
مکرم محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی۔
" مرزا محمدؐ عثمان صاحب کویت۔
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" قریشی محمدؐ ارشد صاحب لٹل ٹاؤن
" عبد الغفور صاحب کرک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن صاحب کرک شہید
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ربوہ
جماعت احمدیہ دار العلوم غربی "
جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔
جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔
جماعت احمدیہ لاہور۔
جماعت احمدیہ اسلام آباد۔
جماعت احمدیہ میاں چنوں۔
جماعت احمدیہ بھکر

جماعت احمدیہ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ
جماعت احمدیہ کراچی۔
جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
مکرم خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ۔
" حاجی فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ۔
" محمد آمین صاحب سنگاپور بذریعہ مکرم عبد الحی صاحب۔
" شیخ عبد اللطیف صاحب مردان۔
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب حیدر آباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کامٹی۔
مکرم مبارک احمد صاحب ۳۰ ملت ۳/R مظفر گڑھ
" رشید احمد صاحب۔ ربوہ۔
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحب کراچی
مکرم ناصر احمدؐ صاحب ملہی متعلم جامعہ احمدیہ
" بشیر احمد صاحب شمس۔ ربوہ۔
" میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی۔
" قریشی محمدؐ سعید صاحب ربوہ۔
محترمہ مسز ملک ظفر احمد صاحب ربوہ۔
مکرم مفتی حامد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی۔
لجنہ اماء اللہ مظفر گڑھ
محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ
مکرم عبد الرزاق صاحب ربوہ۔
" محمد ارشد انجم ناصر آباد ضلع رحیم یار خاں
" سلطان احمد صاحب " " "
" حکیم غلام رسول صاحب " " "

قرآنی فیوض و برکات

قرآن کریم کے فیوض اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

"اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرت اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوار قبولیت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایاتِ الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۲۴۷ حاشیہ)

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

قائدین کرام توجّہ فرمائیں!

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بازیافتہ نقدی

ایک عدد رومال جس میں کچھ نقدی اور دوسری اشیاء ہیں مورخہ ۱۲ر جولائی کو ایوانِ محمود سے لنگرخانہ ملا جاتے ہوئے ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو وہ نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔ شکریہ۔

پتہ:۔ "محمدؐ الیاس منیر معرفت محمدؐ اسماعیل صاحب منیر ۲۸ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ"

درخواستہائے دُعا

مکرم حکیم مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ عرصہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے پاؤں پر زخم ہے جو ذیابیطس کا مریض ہونے کی وجہ سے مندمل نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے۔ آمین

مکرم بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد چند روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار سے دنیا کے دل جیتنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے جاؤ کہ یہی تمہیں خدا کا حکم ہے

جب تم اپنے رب کے پیار کو اپنے اندر جذب کر لوگے تو پھر دنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۴ / مئی ۱۹۷۳ء میں دعاؤں کی پُر زور تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے اور خدا سے پیار کرنے والے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور فدائی یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم انسانیت کا سر تھے۔ انسان کو اشرف المخلوقات اُن پہلوں کی وجہ سے بھی کہا گیا ہے جنہوں نے اپنے وقت کے انبیاء کی خدمت میں، جنہوں نے بنی نوع انسانی کو اُس خطۂ ارض میں جہاں وہ پیدا ہوئے تھے خدا کی طرف لانے کی کوششوں میں اپنی جان و مال کی قربانی دی لیکن حقیقت یہی ہے کہ اجتماعی زندگی میں انسان اشرف المخلوقات اسلئے ہے کہ انسانی برادری میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم اور جلیل انسان پیدا ہوا جس کا روحانی مقام عرشِ ربِ کریم پر ٹھہرا۔ اور انسان اشرف المخلوقات اسلئے ہے کہ انسانی برادری نے محمد صلعم کے طفیل صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسانوں کو جنم دیا اور آج ان کو جنم دیا کہ جن کے متعلق خدا نے آسمانوں سے آواز دے کر کہا کہ

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

گویا انسان کو حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بنانا ان کی تہذیب اخلاق، انکے اخلاق کو درست کرنا، ان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا سبق دے کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانا، اُن کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرنا، اور اُن کے اندر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا جذبہ اس طور پر پیدا کرنا کہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے آج یہ ہمارا کام ہے یہ ساری کوششیں ہم نے کرنی ہیں۔ ہم نے ان کو اس مقام تک لانا ہے جو اشرف المخلوقات کی حیثیت سے انسان کا مقام ہے اور یہ انشاء اللہ ہو کر رہیگا۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ یہ تو ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ اس کے خلاف غیر اللہ کی جو آوازیں آئیں ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اُن لوگوں کی زبانوں سے نکلتی ہیں جو ہمارے نزدیک حقیقی معنوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ان کی آنکھوں میں محبتِ الٰہی کے انوار کا فقدان ہے، اُن کے کان اپنے ربّ کے پیار کی آواز سننے کے قابل نہیں اور اُن کے ناک اپنے رب کے پیار کی خوشبو سونگھنے کے قابل نہیں۔ اگر ایسے لوگ حقارت کا اظہار کرتے ہیں تو ہمیں ان کی کیا پرواہ ہے۔

پس تم دعائیں کرو یہ تمہارا کام ہے۔ اور پیار سے دنیا کے دل جیتنے کی انتہائی کوشش کرتے چلے جاؤ کہ یہی تمہیں خدا کا حکم ہے۔ اور جب تم (اور یقیناً تم) اپنے ربّ کے پیار کو اپنے اندر جذب کر لوگے تو پھر دنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں"۔

(الفضل ۱۳ / مئی ۱۹۷۳ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

دریائے چناب، راوی اور سندھ میں درمیانہ درجے کا سیلاب

کئی مقامات پر پانی کے اخراج میں کمی ہوگئی، بارشوں کا سلسلہ جاری ہے

لاہور ۱۸ / جولائی (ریڈیو رپورٹ) دریائے چناب، راوی اور سندھ میں کئی مقامات پر درمیانہ درجہ کا سیلاب آگیا ہے۔ سیلاب کے اطلاعاتی مرکز کے مطابق اکثر مقامات پر تمام دریاؤں میں پانی کی سطح معمول پر ہے۔ دریائے چناب میں گل مرالہ کے مقام پر پانی کا اخراج ایک لاکھ چونسٹھ ہزار مکعب فٹ فی سیکنڈ تھا۔ آج کم ہو کر اڑسٹھ ہزار مکعب فٹ ہوگیا۔ یہ دریا باقی مقامات پر معمول کے مطابق ہے۔ دریائے سندھ میں اٹک کے مقام پر درمیانہ درجہ کا سیلاب ہے۔ یہاں پانی کا اخراج دو لاکھ چوالیس ہزار مکعب فٹ فی سیکنڈ ہے۔ جبکہ باقی مقامات پر دریا معمول پر ہے۔ دریائے راوی میں بھی پانی کے اخراج میں کل کے مقابلہ میں کمی ہوئی ہے۔ پنجاب کے مختلف علاقوں میں آج بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ لاہور میں آج دوپہر مزید ایک انچ بارش ہوئی۔

عوام کو سیلاب کی صحیح صورتحال سے بروقت آگاہ کیا جائے گا

لاہور ۱۹ / جولائی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر محمد حنیف رامے نے عوام کو آنے والے دنوں میں سیلاب کی صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ سیلاب کے ہنگامی اطلاعات کے مرکز کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لاکھوں عوام کی فلاح کا انحصار سیلاب کی بروقت آمد اور اس کے اثرات کے متعلق صحیح معلومات کی فراہمی پر ہے۔ سیلاب کا اطلاعاتی مرکز جیل روڈ پر مقامی دفتر موسمیات میں قائم کیا گیا ہے۔ اور آبپاشی، انہار اور محکمہ اطلاعات کے افسران اس کی چوبیس گھنٹے نگرانی کر رہے ہیں۔

تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کو حضرت المصلح الموعودؓ کی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اب سینکڑوں نہیں ہزاروں سے کام چلے گا۔ ہمیں مولوی فاضل اور گریجوایٹ نوجوانوں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ایسے نوجوانوں کو بھی میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم نے دنیا کی ذہنیت کو، دنیا کے خیالات کو، دنیا کے رسم و رواج کو بدلنا ہے اسکے لئے ایک لمبی جدوجہد اور مسلسل و پیہم قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ جو نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ وقت ضائع نہ کریں اور کم سے کم وقت میں تعلیم مکمل کرکے اپنے آپ کو دین کی خدمت کرنے کے قابل بنائیں۔" (الفضل ۱۵ / فروری ۱۹۴۷ء)

جو نوجوان زندگی وقف کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا و شکریہ احباب

میرے بیٹے عزیز زبیر احمد کے اپریشن دماغ کو اب ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ بزرگان کرام اور احباب جماعت کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا ہے اور اب عزیز موصوف کی صحت میں نمایاں فرق ہے۔ اس کے سر کا زخم تھوڑا سا باقی ہے۔ اس کی دائیں ٹانگ میں قوت آگئی ہے اور اب بآسانی چل لیتا ہے۔ ابھی تک اس کے دائیں بازو اور ہاتھ میں طاقت نہیں آئی جس کا فکر ہے۔ احباب جماعت کی مسلسل دعاؤں کے لئے بیحد شکر گزار ہوں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو جلد صحت کاملہ سے نوازے اور اس کی تمام استعدادوں کو پہلے سے بہتر رنگ میں بحال فرمائے۔ عزیز موصوف ابھی تک ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ۔ لاہور چھاؤنی)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴